باب-۴۸

خمس، جزیہ

[قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ(التوبۃ:۲۹)]

حدیث ۲۸۸۰: [حضرت علیؓ کا اپنے ولیمے کے لیے اونٹنیوں کو فروخت کرنے نکلنا اور حمزہؓ (اس وقت تک شراب کی حرمت کا حکم نہیں آیا تھا) کا شراب کی کیفیت میں اونٹنیوں کو زخمی کر دینا]: یہ مکرر حدیث ہے اور گذشتہ دو حدیثوں، حدیث ۱۹۶۱ اور حدیث ۲۲۲۰ کا مجموعہ ہے۔ راوی حضرت علیؓ۔

حدیث ۲۸۸۱: رسالت مآبؐ کے پردہ فرمانے کے بعد فاطمہؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے فئے (یعنی وہ مالِ غنیمت جو کسی سے جنگ کیے بغیر ملا ہو) سے اپنا میراثی حصہ طلب کیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے یہ کہہ کر انھیں کچھ دینے سے انکار کیا کہ فرمانِ نبیؐ ہے کہ " ہمارے مال میں کوئی میراث نہیں بلکہ وہ سب صدقہ ہے"۔۔۔ فاطمہؓ نے اس بات کو پسند نہ کیا اور اپنی حیات میں حضرت صدیق اکبرؓ سے ناراض ہی رہیں۔۔۔ بعد میں حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور عباسؓ کو مدینہ کے مال سے تو دیا لیکن خیبر اور فدک کے مال سے یہ کہہ کر نہیں دیا کہ آنحضرتؐ نے اسے وقف کیا ہے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۸۸۲: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): حضرت عمرؓ نے پہلے مجھ کو طلب کیا اور فرمایا کہ اے مالک! میں نے تمھاری قوم کے لوگوں کو مالِ غنیمت سے کچھ دینے کا اعلان کیا ہے، تم جا کر اس کو تقسیم کر دو۔ اس کے بعد انھوں نے کچھ صحابہؓ سے ملاقات کی۔ اسی اثنا میں عباسؓ اور حضرت علیؓ پہنچے۔ عباسؓ کا کہنا تھا کہ آپ میرے اور علیؓ کے درمیان آپ کے دیے ہوئے فئے کے مال سے متعلق فیصلہ کر دیں۔ حضرت عمرؓ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے انھیں بتایا کہ بنو نضیر سے جو فئے ملا تھا وہ نبی مکرمؐ کے لیے اللہ کی طرف سے آنحضرتؐ کو خصوصی عطا تھی۔ اس سے متعلق نبی کریمؐ نے کہہ دیا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں اور ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔ چناں چہ

اس بارے میں حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کی۔اسی طرح میں بھی اب تک اسی حکم پر کاربند ہوں۔اب تم دونوں مجھے یہ بتاؤ کہ کیا میں نے تم لوگوں کو بھی وہ مال اسی شرط پر انتظام کرنے کو دیا تھا یا نہیں؟ دونوں نے مثبت میں اقرار کیا۔ راوی: مالک بن اوسؓ۔

حدیث ۲۸۸۳: (قبیلہ ابوالقیس کو آنحضورؐ نے ۴ باتوں پر عمل کرنے اور ۴ باتوں سے پرہیز کرنے کا حکم فرمایا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۱۵۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۸۸۴: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میرے ورثاء کو چاہیے کہ وہ میرے بعد روپیہ پیسہ حصہ کے بہ طور نہ لیں۔ میں جو کچھ چھوڑ جاؤں میری ازواج اور ان کے خدمت گاروں کے لیے ہے۔ اگر اس میں سے بچ جائے تو وہ صدقہ ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۸۸۵: آنحضرتؐ کے وصال کے وقت میرے گھر میں کھانے کو کوئی ایسی چیز نہ بچی تھی جسے کوئی جاندار کھا سکتا، سوائے تھوڑی سی جو کے جو ایک طاق میں رکھی تھی۔ اسی کو میں نے کافی دنوں تک استعمال کیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۸۸۶: رسول اکرمؐ نے کچھ ہتھیار، ایک سفید خچر اور ایک زمین کے علاوہ کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ اس زمین کو بھی آپؐ نے صدقہ فرما دیا تھا۔ راوی: عمرو بن حارثؓ۔

حدیث ۲۸۸۷: جب نبی کریمؐ کا مرض شدید ہو گیا تو آپؐ نے دوسری ازواج سے اجازت چاہی کہ اب وہ میرے مکان میں رہیں گے۔ اس بات پر سب راضی ہو گئیں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۸۸۸: رسول اکرمؐ نے میری باری کے دن میرے سینے اور گردن کے درمیان رحلت فرمائی۔ عبدالرحمٰنؓ ایک مسواک لائے جسے حضورؐ چبا نہ سکے تو میں نے اس کو چبا کر آپؐ کی مسواک کی۔ یوں اللہ تعالیٰ نے میرا اور آنحضرتؐ کا لعاب دہن ملا دیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۸۸۹: (حضورؐ کے اعتکاف میں حضرتہ صفیہؓ کی آمد پر آپؐ کی لوگوں کو وضاحت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۰۸۔ راوی: علی بن حسینؓ۔

حدیث ۲۸۹۰: میں نے ایک دفعہ حضورؐ کو رفع حاجت کے لیے قبلہ کی طرف پیٹھ اور شام کی طرف منہ کیے دیکھا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۸۹۱: رسالت مآبؐ اُس وقت نمازِ عصر پڑھتے جب دھوپ ان کے کمرے کے اندر ہوتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۸۹۲: ارشادِ نبویؐ ہے کہ قرن الشیطٰن (شیطانی فتنے) مشرق سے اٹھیں گے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۸۹۳: رسولِ اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ "رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کردیتی ہے جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۸۹۴: صدیق اکبرؓ کے دور میں بحرین روانہ کرتے وقت انھوں نے مجھے ایک ایسا خط دیا جس پر مہر لگی تھی۔ اس مہر کی پہلی سطر میں "محمد"، دوسری سطر میں "رسول" اور تیسری سطر میں "اللہ" لکھا تھا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۸۹۵: انسؓ نے مجھے رسالت مآبؐ کے جوتے دکھائے جس میں دو تسمے لگے تھے اور وہ جوتے بغیر بالوں والے چمڑے کے بنے ہوئے تھے۔ راوی: عیسیٰ بن طہمانؒ۔

حدیث ۲۸۹۶: حضرتہ عائشہؓ نے ہمیں وہ ازار اور یمنی چادر، جسے ملبدہ کہتے ہیں، دکھائی جو آنحضرتؐ نے وقتِ وصال پہن رکھی تھی۔ راوی: ابوبردہؓ۔

حدیث ۲۸۹۷: جب سرور عالمؐ کا قدح (بڑا پیالہ) ٹوٹ گیا تو آپؐ نے اس میں چاندی کا ایک ٹکڑا لگوادیا تھا۔ عاصمؒ کا بیان ہے کہ میں نے نہ صرف اس پیالہ کو دیکھا ہے بلکہ اس سے پانی بھی پیا ہے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۸۹۸: شہادتِ حسینؓ کے بعد میں جب مدینہ پہنچا تو مجھ سے ملنے مسور بن مخرمہؓ پہنچے۔ انھوں نے مجھ سے آنحضورؐ کی تلوار حفاظت کرنے کی خاطر مانگی۔ اور پھر کہا حضرت علیؓ نے حضرتہ فاطمہؓ کی موجودگی میں جب ابوجہل کی بیٹی سے منگنی کی تو میں نے رسول اکرمؐ کو اپنے ایک خطبے میں یہ کہتے سنا کہ "فاطمہؓ مجھ سے ہیں لیکن میں ڈرتا ہوں کہ دین کے بارے میں ان کی آزمائش کی جائے گی"۔۔۔ "میں کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال کرنا نہیں چاہتا، لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ (اللہ کے رسول) کی بیٹی اور عدوّاللہ (اللہ کے دشمن) کی بیٹی دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں"۔ راوی: علی بن حسینؒ۔

حدیث ۲۸۹۹: حضرت علیؓ اگر حضرت عثمانؓ کو کسی بات پر ٹوکنا چاہتے تو انھیں ایسا کرنے میں کوئی تامل نہ ہوتا۔ ایک بار جب انھیں ایسی خبر ملی کہ جس پر حضرت عثمانؓ کو مطلع کرنا ضروری ہوا تو حضرت علیؓ نے مجھ سے کہا کہ جا کر حضرت عثمانؓ کو بتاؤ کہ ان کے گورنر زصدقات کے خرچ کے بارے میں نبی مکرمؐ کے دیے ہوئے احکامات کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

میں حضرت علیؓ کے حکم کے مطابق دستور العمل کی کاپی لے کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں پہنچا۔انھوں نے جواب دیا کہ مجھے اس وقت اسے دیکھنے کی فرصت نہیں۔ چناں چہ میں نے حضرت علیؓ کو ان کا دیا ہوا دستور العمل واپس کر دیا۔راوی: محمد بن حنفیہؓ۔

حدیث ۲۹۰۰: فاطمہؓ اُن دنوں چکی پیسنے کی مشقت میں مبتلا تھیں۔ لہٰذا انھیں خواہش ہوئی کہ حضورؐ کے پاس گرفتار ہو کر آنے والی لڑکیوں میں سے کسی ایک کو ان کی مدد کے لیے دینے کا آنحضرتؐ حکم فرمادیں۔ان کی اس خواہش کو حضرتہ عائشہؓ نے رسول مکرمؐ تک پہنچایا۔ چناں چہ اس سلسلے میں آنحضورؐ ہمارے گھر پہنچے اور فاطمہؓ سے فرمایا کہ میں تمھیں ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ جب تم سونے کے لیے جاؤ تو ۳۴ بار اللہ اکبر، ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ وظیفہ اُن چیزوں سے زیادہ اچھا ہے کہ جن کی تم تمنا کرتی ہو۔راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۲۹۰۱،۲۹۰۲: ہم انصاریوں میں لڑکا پیدا ہونے پر محمد نام رکھنے کی خواہش ہوئی۔ چناں چہ جب لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھنا چاہا۔ لیکن اس سے پیشتر آنحضرتؐ سے اجازت لینا بھی ضروری خیال کیا گیا۔ چناں چہ ہم حضورؐ کی خدمت میں پہنچے اور اپنا مدعا بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا، "میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت 'ابوالقاسم' نہ رکھنا کیوں کہ صرف میں ہی قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں، جو میں تم میں تقسیم کرتا ہوں"۔راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۹۰۳: ارشادِ نبیؐ ہے کہ "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ بوجھ بھی عطا فرما دیتا ہے"۔۔۔ "اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں" ۔۔۔ "یہ امت ہمیشہ مخالفین پر قیامت تک غالب رہے گی"۔راوی: معاویہؓ۔

حدیث ۲۹۰۴: رسول مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ " میں نہ تم کو کچھ دیتا ہوں اور نہ تم سے کچھ روکتا ہوں۔ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں۔ جہاں تقسیم کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا ہے میں تقسیم کر دیتا ہوں"۔راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۹۰۵: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں ان کے لیے قیامت میں دوزخ کی آگ ہوگی۔راوی: نعمان خولہ انصاریہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۹۰۶: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک کے لیے ثواب، خیر وبرکت اور مالِ غنیمت وابستہ کر دیا گیا ہے۔ راوی: عروہ بارقیؓ۔

حدیث ۲۹۰۷،۲۹۰۸: (کسریٰ اور قیصر سے متعلق آنحضورؐ کا ارشاد): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۸۲۲ تا ۲۸۲۴۔ راویان: ابوہریرہؓ اور جابرؓ۔

حدیث ۲۹۰۹: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مالِ غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا ہے۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۲۹۱۰: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور جس کو جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے وعدوں کی تصدیق کے علاوہ کسی اور چیز نے اس کے گھر سے نہ نکالا ہو تو اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ یا اس کو اس مکان پر جہاں سے وہ چلا تھا، ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ بہ عافیت واپس پہنچادے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۹۱۱: رسول اللہ نے (ایک حکایت بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ زمانۂ ماضی میں ایک نبی نے جہاد کیا اور اللہ نے انھیں فتح یاب کر دیا۔ جب مالِ غنیمت جمع کیا گیا تو ایک آگ نے اس کو کھانا چاہا لیکن وہ کھا نہ سکی۔ تو نبی نے کہا کہ تم لوگوں میں کوئی خائن موجود ہے، لہٰذا ہر قبیلے سے ایک شخص آئے اور آکر میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ جب بیعت ہوئی تو ان میں سے ایک قبیلے والے کا ہاتھ نبی سے چپک گیا، تو انھوں نے اس سے کہا کہ خائن تمھارے قبیلے میں موجود ہے۔ لہٰذا تمھارے قبیلے کا ہر فرد آکر مجھ سے بیعت کرے۔ پھر دوسری بیعت میں دو تین آدمیوں کا ہاتھ ان نبی کے ہاتھ سے چپک گیا جو ان کے خائن ہونے کی نشانی ٹھہری۔ پھر سونے سے بنا گائے کا ایک سر لایا گیا اور آگ نے اسے کھایا۔ اس کے بعد مالِ غنیمت حلال قرار پایا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۹۱۲: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو مقام میں فتح کرتا وہ ان ہی لوگوں میں تقسیم کر دیتا، جیسا کہ آنحضرتؐ نے خیبر کی فتح کے بعد اس کی تقسیم فرمائی تھی۔ راوی: اسلمؓ۔

حدیث ۲۹۱۳: (مجاہد فی سبیل اللہ کی تعریف): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۶۱۹۔ راوی: ابوموسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۲۹۱۴: (مخرمہؓ کو حضورؐ کی طرف سے عبا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۲۸۔ راوی: عبداللہ بن ابی ملیکہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۹۱۵: ایک شخص نے رسالت مآبؐ کو اپنے کچھ کھجوروں کے درخت دیے تھے۔ جب حضورؐ نے بنو قریظہ اور بنو نفیر فتح کر لیا تو آپؐ نے ان کے درخت ان کو واپس کر دیے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۹۱۶: (یہ تفصیلی حدیث ہے اور اس کا حاصل کچھ یہ ہے کہ): میرے والد، زبیرؓ ایک مالدار آدمی تھے۔ لیکن جب وہ جنگِ جمل میں شہید ہوئے تو انھوں نے کوئی نقد رقم نہیں چھوڑی بلکہ وہ کل دو کروڑ اور دو لاکھ کے قرض دار تھے۔ چوں کہ ان کے پاس مختلف جگہوں پر کئی زمینیں تھیں اور کئی مکانات موجود تھے تو انھوں نے مجھ کو وصیت کی کہ اُن کی تمام جائیداد کو فروخت کر کے سب سے پہلے ان کا قرض ادا کروں۔ اس کے بعد جو بچے اسے تمام ورثہ میں تقسیم کر دوں۔ میرے اور میری اولاد سے متعلق ایک تہائی حصے کی وصیت کی گئی تھی۔ چناں چہ میں نے وصیت کے مطابق تمام کام کر دیے۔ ترکہ کی تقسیم سے پہلے، احتیاطاً میں ۴ سال تک حج پر جاتا رہا اور وہاں اعلان کرتا رہا کہ اگر کسی کا کوئی قرض اب بھی باقی ہو تو مجھے بتادیں۔ راوی: عبداللہ بن زبیرؓ۔

(قرض دینے والوں کے نام، جائیداد کی تفصیلات اور خریداروں کے ناموں کی تفصیل کے لیے صحیح بخاری شریف سے براہ راست مکمل حدیث دیکھیں۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۲۹۱۷: حضرت عثمانؓ اپنی اہلیہ، جو حضور کی صاحبزادی تھیں، کی علالت کے سبب جنگِ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ لیکن نبی کریمؐ نے ان کے لیے فرمایا کہ تم کو جنگِ بدر میں شریک ہونے والوں جیسا حصہ اور ثواب ملے گا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۹۱۸: (ہوازن کے قیدیوں کی واپسی کا فیصلہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۰۷ اور حدیث ۲۴۱۴۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔

حدیث ۲۹۱۹: ابو موسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے قسم توڑنے سے متعلق فرمایا کہ "میں کسی بات پر قسم کھاؤں گا لیکن اگر اس کے خلاف کو بہتر پاؤں گا تو قسم توڑ ڈالوں گا اور جو بات بہتر ہو گی اس کو بر سر عمل لاؤں گا"۔ راوی: زہدمؓ۔

حدیث ۲۹۲۰: عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ مکرمؐ نے نجد کی طرف ایک ٹولی روانہ کی جس میں خود میں بھی تھا۔ اس ٹولی کے تمام لوگوں کو مالِ غنیمت سے گیارہ یا بارہ اونٹ فی کس ملے۔ اور ہر ایک کو ایک اونٹ اس کے حصے سے زیادہ دیا گیا۔ راوی: نافعؓ۔

حدیث ۲۹۲۱: نبی مکرمؐ جب سریہ (یعنی ٹولی) روانہ کرتے تھے تو اس میں بعض خاص آدمیوں کو عام لشکر کے حصوں سے زیادہ حصہ مرحمت فرمایا کرتے تھے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۹۲۲: جب ہم یمن میں تھے تو ہمیں رسالت مآبؐ کی ہجرت کی اطلاع ملی۔ چناں چہ ہمارے کوئی ۱۵۲ افراد جن میں، میں اور میرے دو بھائی بھی تھے، ایک کشتی میں بیٹھ کر حبشہ کے لیے روانہ ہوئے۔ یہاں ہم جعفر بن ابو طالبؓ اور ان کے ساتھیوں سے ملے۔ انھوں نے بتایا کہ ان کو رسول معظمؐ نے یہاں بھیجا ہے، تم لوگ ہمارے ساتھ رک جاؤ۔ چناں چہ ہم بھی وہیں ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ جب ہم وہاں سے کوچ کر کے نبی کریمؐ کی خدمت میں پہنچے تو اس وقت تک آپؐ نے خیبر بھی فتح کر لیا تھا۔ آپؐ نے ہم کو بھی مالِ غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ ہم وہ خصوصی لوگ تھے جو جنگ میں شریک نہ ہونے کے باوجود حصے میں شریک تھے۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۲۹۲۳: (حضورؐ کا بحرین کے مالِ غنیمت آنے پر کچھ وعدہ اور حضرت ابو بکرؓ کی تقسیم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۵۰۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۲۹۲۴: رسول اکرمؐ مقام جعرانہ میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے حضورؐ سے کہا کہ انصاف کرتے رہیں۔ آپؐ نے فرمایا، "اے بد بخت! میرے سوائے انصاف کرنے والا کوئی نہیں"۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۹۲۵: بدر کے قیدیوں کی بابت نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے اِن ناپاکوں کی رہائی سے متعلق کہتا تو میں صرف اُس کی خاطر انھیں رہا کر دیتا۔ راوی: جبیرؓ۔

حدیث ۲۹۲٦: حضرت عثمانؓ اور مجھ کو ایک بار رسالت مآبؐ نے یہ وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم میری نظر میں ایک ہی درجہ میں ہیں۔ راوی: جبیر بن مطعمؓ۔

حدیث ۲۹۲۷: بدر کے دن میں ایک صف میں کھڑا تھا، اور میرے دونوں جانب دو کمسن انصاری لڑکے کھڑے تھے۔ دونوں نے یکے بعد دیگرے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ ابو جہل، جو رسول کریمؐ کو گالیاں دیتا تھا، سے واقف ہیں؟ اور پھر دونوں نے کہا کہ قسم ہے اگر ہم نے اسے دیکھ لیا تو پھر اس کی موت ہمارے ہاتھوں ہو گی۔ چناں چہ جوں ہی میری نظر ابو جہل پر پڑی میں نے ان لوگوں کو بتایا کہ یہی ابو جہل ہے۔ اس پر دونوں نے

اپنی تلواریں نکالیں اور وہ اس پر ٹوٹ پڑے۔ ایک کی تلوار ابو جہل کے ایک پاؤں پر پڑی تو دوسرے کی تلوار اس کے دوسرے پاؤں پر۔ ابو جہل جیسے ہی گرا دونوں نے اُس کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد دونوں نے لوٹ کر اس بات کی خبر آنحضرتؐ کو دی۔ حضورؐ نے دونوں کی خون آلود تلواروں کو دیکھ کر ان کی گار کردگی کو سراہا۔ لیکن آپؐ نے فرمایا کہ ابو جہل کا مال و اسباب دو لڑکوں معاذ بن عفرہؓ اور معاذ بن عمروؓ کو ملے گا۔۔۔ اور وہ دونوں ہی معاذ بن عفرہؓ اور معاذ بن عمروؓ تھے۔ راوی: عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔

حدیث۲۹۲۸: (حنین کی جنگ کے ختم پر) رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ جس کسی نے کافر کا قتل کیا ہو اور اس کے پاس اس کا ثبوت بھی ہو تو بتائے، تاکہ اس مقتول کافر کا مال و اسباب اس مجاہد کو ملے۔ آنحضورؐ نے تین بار اس طرح کا سوال کیا اور میں نے تینوں بار کھڑے ہو کر لوگوں سے سوال کیا کہ، ہے کوئی جو میرے متعلق گواہی دے سکے؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ابو قتادہؓ نے ایک مشرک کا قتل کیا ہے اور اس مشرک کا مال و اسباب میرے پاس ہے، لہٰذا اس کا کچھ بدل ابو قتادہؓ کو عطا فرما دیجیے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس شخص سے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے لڑنے والے کا مال و اسباب تمھیں مل جائے۔ آنحضرتؐ نے بھی ان کی اس بات سے اتفاق فرمایا اور اس شخص سے سامان لے کر میرے حوالے کر دیا۔ میں نے اس میں سے زرہ بیچ کر ایک باغ خریدا۔ راوی: ابو قتادہؓ۔

حدیث۲۹۲۹: (حکیم بن حزامؓ کو رسول اکرمؐ کی نصیحت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۸۵ اور حدیث ۲۵۶۷۔ راوی: حکیم بن حزامؓ۔

حدیث۲۹۳۰: حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کو جب یہ بتایا کہ قبلِ اسلام کے ایک دن کا اعتکاف میرے ذمہ ہے، تو آپؐ نے انھیں اس اعتکاف کو پورا کرنے کا حکم دیا۔۔۔ غزوۂ حنین میں حضرت عمرؓ کے حصے میں دو لونڈیاں آئیں تھیں اور ان لونڈیوں کو انھوں نے مکہ کے کسی مکان میں رکھ چھوڑا تھا۔ پھر اچانک ایک دن رسالت مآبؐ نے حنین کے تمام قیدیوں کی رہائی کا حکم فرما دیا۔ جب حضرت عمرؓ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے بھی مکہ کی ان دونوں لونڈیوں کی فوری رہائی کا انتظام کر دیا۔ راوی: نافعؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۹۳۱: رسول معظمؐ نے ایک موقع پر لوگوں کو کچھ عطا فرمایا لیکن چند کو اُس وقت کچھ نہ ملا۔ جنھیں نہ ملا وہ آزردہ سے ہو گئے۔ ان آزردہ لوگوں کی دل جوئی کرتے ہوئے حضورؐ نے فرمایا کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کج روی اور بے صبری کی وجہ سے دے دیتا ہوں۔ اور بعض کو اللہ کی طرف سے ان کے نیک طبیعت اور غنی صفت ہونے کے سبب انھیں چھوڑ دیتا ہوں۔ اور ان ہی لوگوں میں سے عمر بن تغلب بھی ہیں۔۔۔ میں رسول اللہ کے اس فرمان کے بعد مناسب نہیں سمجھتا کہ مجھے سرخ اونٹ ملیں۔ راوی: عمر بن تغلبؓ۔

حدیث ۲۹۳۲، ۲۹۳۳: ایک بار نبی اکرمؐ نے انصار کے مقابلے میں قریش کو زیادہ عطا فرمایا تو چند انصار نے حضورؐ سے شکوہ کیا۔ آپؐ نے وضاحت میں ان سے کہا کہ میں قریش کے لوگوں کو کچھ اس لیے دیتا ہوں کیوں کہ وہ زمانۂ جاہلیت سے نکل کر ابھی ابھی اسلام لائے ہیں۔ جب کہ تم لوگوں میں ایمان ان لوگوں سے زیادہ پکا ہے۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ یہ لوگ تو مال و دولت لے جائیں اور تم اپنے گھروں کو رسول اللہ کو ساتھ لے کر لوٹو؟۔۔۔ اور یہ بھی جان لو کہ تم لوگ میرے بعد اپنے اوپر ان لوگوں کو ترجیح پاتا ہوا دیکھو گے لیکن اُس وقت تم لوگ صبر کرنا۔ اس کے عوض حوضِ کوثر پر تم اللہ اور اس کے رسول سے ملاقات کرو گے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۹۳۴: غزوۂ حنین سے ہم لوگ واپس ہو رہے تھے کہ راستے میں بدّوؤں نے رسالت مآبؐ سے (مالِ غنیمت) مانگنا شروع کر دیا۔ وہ آپؐ کو ایک ببول کے درخت کے نیچے لے گئے اور پھر اُن کی چادر اچک لی۔ حضورؐ نے فرمایا، دیکھو میری یہ چادر مجھے دے دو۔ اگر میرے پاس ان درختوں کی تعداد میں بکریاں ہوتیں تو وہ تم میں تقسیم کر دیتا۔ اور تم مجھے کنجوس، جھوٹا اور بزدل نہ پاؤ گے۔ راوی: جبیر بن مطعمؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۶۳۰)۔

حدیث ۲۹۳۵: میں آنحضرتؐ کے ساتھ چل رہا تھا کہ اچانک ایک بدّو آیا اور نبی کریمؐ سے اس زور سے ملا کہ آپؐ کی چادر، جو آپؐ نے پہن رکھی تھی، اس کے کنارے کا نشان حضورؐ کی گردن پر پڑ گیا۔ اس بدّو نے کہا کہ مجھے اللہ کے اس مال میں سے کچھ دلوا دیجے جو آپؐ کے پاس ہے۔ حضورؐ مسکرائے اور اُس کو کچھ دینے کا حکم فرمایا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۲۹۳۶: غزوۂ حنین کے موقع پر رسول اکرمؐ نے لوگوں میں (مالِ غنیمت سے) حصے تقسیم فرمائے۔ اقرع بن حابسؓ اور عیینہؓ کو ۱۰۰ اونٹ دیے۔ اسی طرح دوسرے صحابہؓ کو بھی حصے عنایت فرمائے۔ لیکن کسی شخص نے اس بات پر اعتراض کیا کہ تقسیم کے وقت انصاف نہیں کیا گیا۔ میں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ کر اس اعتراض کی اطلاع دی۔ تو آپؐ نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول انصاف نہیں کرے گا تو پھر اور کون کرے گا"؟ اللہ تعالیٰ، موسیٰؑ پر مہربانی فرمائے، کیوں کہ اُن کے لیے بھی اسی طرح کہا گیا تھا اور انھوں نے صبر سے کام لیا تھا"۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۲۹۳۷: میرے والد حضرت ابو بکرؓ کا کہنا ہے کہ رسالت مآبؐ نے بنو نضیر کے مال سے زبیرؓ کو جو زمین دی تھی اس میں سے میں کھجور کی گٹھلیاں اپنے سر پر لاد کر لایا کرتی تھی۔ وہ زمین میرے گھر سے تین فرسخ پر تھی۔ راوی: اسماءؓ۔

حدیث ۲۹۳۸: (فتح خیبر کے بعد یہودوں کو زمین کی پیداوار کا نصف ملنے کی شرط پر انھیں آنحضرتؐ کی طرف سے رہنے کی اجازت اور دورِ حضرت عمرؓ میں ان کی بے دخلی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۸۸۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (مزید دیکھیں حدیث ۲۱۷۹، ۲۳۳۶، ۲۵۳۸)۔

حدیث ۲۹۳۹: ہم لوگ قلعہ خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے کسی جانب سے ایک کپّی پھینکی جس میں چربی بھری تھی۔ میں جست لگا کر اسے اٹھانے کے لیے دوڑا لیکن میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول مکرمؐ قریب ہی تشریف فرما تھے۔۔۔ مجھے بہت شرمندگی ہوئی۔ راوی: عبداللہ بن مغفلؓ۔

حدیث ۲۹۴۰: ہم کو میدانِ جنگ میں شہد اور انگور ملتے تھے جن کو ہم کھا لیا کرتے تھے۔ ہم ان کو کبھی ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۹۴۱: (گدھے کا گوشت کھانا ممنوع ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۱۵۔ راوی: شیبان بن اوفیؓ۔

حدیث ۲۹۴۲: بجالہؓ ایک واقعہ سنا رہے تھے اور میں ان کے پاس ہی بیٹھا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ، میں جب جزر بن معاویہؓ کے پاس منشی تھا، اس وقت حضرت عمرؓ کا ایک خط آیا جس میں انھوں نے لکھا تھا کہ مجوسیوں (یعنی پارسیوں) کے درمیان ہونے والے نکاح کے ان معاہدوں کو منسوخ کر دو جو کہ دو محرموں کے درمیان ہوئے ہیں۔۔۔ (علاوہ اس کے

انھوں نے یہ بھی بتایا کہ) حضرت عمرؓ نے مجوسیوں سے اس وقت تک جزیہ نہیں لیا جب تک انھیں عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے اس بات کی شہادت نہیں مل گئی کہ مقام ہجر کے مجوسیوں سے رسالت مآبؐ نے جزیہ وصول کیا تھا۔ راوی: عمرو بن دینارؓ۔

حدیث ۲۹۴۳: انصار کو جب یہ معلوم ہوا کہ ابو عبیدہ بن جراحؓ بحرین سے جزیہ کی رقم وصول کر کے پہنچے ہیں تو وہ اس میں سے اپنے لیے کچھ حاصل کرنے کے لیے نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے ان کو دیکھا اور فرمایا، "مسرور ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تم کو خوش کر دے گی۔۔۔ اللہ کی قسم! مجھے تمھاری ناداری کا اندیشہ نہیں لیکن اس بات کا ڈر لگا ہے کہ تمھارے لیے یہ دنیا ایسی وسیع کر دی جائے گی کہ جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں کے لیے کشادہ کر دی گئی تھی۔ اور پھر ان ہی کی طرح تم لوگ آپس میں جھگڑے کرو گے اور یہی کشادگی تمھاری ہلاکت کا سبب بن جائے گی۔ راوی: مسورؓ۔

حدیث ۲۹۴۴: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): حضرت عمرؓ دنیائے اسلام کی توسیع کے خواہشمند تھے۔ اس سلسلے میں انھوں نے ہرمزان سے مشورہ طلب کیا۔ ہرمزان نے کہا کہ اِس وقت مسلمانوں کے دشمنوں کی صورت حال ایک پرندے جیسی ہے کہ جس کا ایک بازو فارس ہے تو دوسرا بازو قیصر، جب کہ کسریٰ اس کا سر ہے۔ لہٰذا میرا مشورہ ہو گا کہ سر ہی کو کچل دیا جائے۔ چناں چہ مسلمانوں کے ایک لشکر کو نعمان بن مقرنؓ کی سربراہی میں کسریٰ سے جنگ کے لیے روانہ کیا گیا۔ کسریٰ کی فوج مدافعت کے لیے نکل آئی۔ لیکن اس کے ترجمان نے جنگ سے پیشتر مسلمانوں سے بات چیت کی خواہش ظاہر کی۔ مغیرہؓ اُس سے بات کرنے کے لیے آگے بڑھے۔ انھوں نے ترجمان کو بتایا کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے نبیؐ اور اللہ کے رسول نے ہمیں مشرکوں سے اس وقت تک جنگ کرتے رہنے کا حکم دیا ہے کہ جب تک وہ ایک خدا کی پرستش نہ کرنے لگیں یا پھر جزیہ دینے کے لیے تیار نہ ہو جائیں۔ ہمارے نبیؐ نے ہم کو اس بات کی بھی تعلیم دی ہے کہ تم مسلمانوں میں سے جو کوئی مارا جائے وہ (شہید کہلائے گا اور) جنت کا لازمی حق دار ٹھہرے گا، اور جو زندہ ہو گا وہ (مجاہد کہلائے گا اور) تمھاری گردنوں کا مالک ہو گا۔ اس کے بعد نعمان بن مقرنؓ نے مغیرہؓ سے کہا کہ جنگ کب اور کیسے شروع کی جائے گی اس کا میں خود فیصلہ کروں گا۔ راوی: جبیر بن حیہؓ۔

حدیث ۲۹۴۵: غزوۂ تبوک کے موقع پر شاہ ایلہ نے رسول معظمؐ کی خدمت میں ایک سفید خچر اور ایک چادر بہ طور ہدیہ پیش کی۔ اس کے جواب میں آنحضرتؐ نے اس کے ملک میں عام معافی کا اعلان فرمادیا۔ راوی: ابوحمید ساعدیؓ۔

حدیث ۲۹۴۶: ہم نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیے۔ تو آپ نے فرمایا، "میں تم کو اللہ کے عہد و پیمان کی تعمیل کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیوں کہ یہی رسول اللہ کا قول و قرار ہے، اور یہی تمھارے اہل و عیال کی روزی کا ذریعہ بھی"۔ راوی: جویریہ بن قدامہ تمیمیؓ۔

حدیث ۲۹۴۷: (بحرین میں آنحضرتؐ کی طرف سے انصار و قریش کو جاگیروں کی تقسیم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۲۱۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۹۴۸: (بحرین کے مالِ غنیمت میں سے دینے کے لیے حضورؐ کا وعدہ اور حضرت ابو بکرؓ کی اپنے عہد میں اس وعدے کی تکمیل): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۵۰۔ (اس کے علاوہ اسی حدیث میں) انسؓ سے مروی ہے کہ بحرین سے مالِ غنیمت آیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس کو مسجد میں رکھوا دو۔ عباسؓ پہنچے تو انھوں نے رسالت مآبؐ سے کہا کہ مجھے بھی کچھ عنایت فرمادیجے تو آپؐ نے فرمایا، اس میں سے لے لو۔ انھوں نے بہت ساماں لے کر اس کی گٹھری بنائی اور اٹھانا چاہا لیکن اٹھ نہ سکی۔ اس کے لیے انھوں نے لوگوں سے ہی نہیں بلکہ خود حضورؐ سے بھی مدد مانگ ڈالی۔ حضورؐ کو ان کی اس حرص پر تعجب ہوا۔ تاہم وہ اتنا ہی مال لے سکے جو کہ وہ خود اٹھا سکیں۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۹۴۹: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جو کوئی ایسے شخص کو قتل کرے جس سے پہلے عہد و پیمان ہو چکا ہو تو اس قاتل کو جنت کی خوشبو تک بھی نہ مل سکے گی۔ حالاں کہ جنت کی خوشبو ۴۰ برس کی دوری سے بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۹۵۰: ہم مسجد میں تھے کہ نبی مکرمؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو۔ جب ہم بیت المدراس پہنچے تو حضورؐ نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لاؤ تاکہ محفوظ ہو جاؤ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم کو اس زمین سے نکال کر باہر کر دوں۔ اور سن لو! کہ تم میں سے جس کے پاس مال ہو وہ اس کو فروخت کر دے۔ ورنہ یہ اچھی طرح جان لو کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۹۵۱: (رسول اکرمؐ کی وصال سے پہلے تحریراً کچھ لکھوانے کی خواہش اور کچھ زبانی وصیت) : یہ حدیث مکرر ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۵اور حدیث ۲۸۴۵۔ راوی: سعید بن جبیرؓ۔

حدیث ۲۹۵۲: جب خیبر فتح ہوا تو یہودیوں کی طرف سے ایک بکری تحفے میں پیش کی گئی جو کہ زہریلی تھی۔ آپؐ نے تمام یہودیوں کو بلوانے کا حکم فرمایا۔ سب سے پہلے آنحضرتؐ نے ان سے ان کے باپ کے نام پوچھے۔ انھوں نے غلط نام بتائے جس کو آپؐ نے درست کیا۔ پھر حضورؐ نے ان سے سوال کیا کہ بتاؤ دوزخی کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا ہم لوگ تو دوزخ میں کچھ عرصے کے لیے رہیں گے لیکن اس کے بعد تم ہماری جانشینی کروگے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایسا بالکل نہیں ہوگا کہ ہم تمھاری جانشینی کریں۔ آخر میں نبی کریمؐ نے ان سے یہ سوال کیا کہ، بتاؤ یہ جو تم نے زہر آلود بکری تحفے میں دی اس بات پر تم کو کس نے آمادہ کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ "ہم نے یہ چاہا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے چھٹکارا مل جائے گا۔ اور اگر آپ اللہ کے نبی اور سچے رسول ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا پائے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۹۵۳: میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا فلاں شخص کو آپ نے دعاے قنوت رکوع کے بعد پڑھنے کو بتایا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں اُس شخص نے درست نہیں کہا، پھر انھوں نے بتایا کہ اسے رکوع سے پہلے پڑھنا چاہیے۔ راوی: عاصمؒ۔

حدیث ۲۹۵۴: فتح مکہ کے روز جب میں آنحضرتؐ کی قیام گاہ پر پہنچی تو اس وقت حضورؐ غسل فرمارہے تھے اور حضرتہ فاطمہؓ چادر کا پردہ لگائے کھڑی تھیں۔ میں نے دیکھا کہ غسل کے بعد آپؐ نے ایک ہی کپڑے میں لپٹے ۸ رکعت نماز پڑھی اور یہ چاشت کا وقت تھا۔ راوی: امّ ہانیؓ۔

حدیث ۲۹۵۵: حضرت علیؓ نے ایک خطاب میں ہم سے فرمایا کہ، "ہمارے پاس قرآن ہے اور اس صحیفے میں زخمیوں کے احکام، اونٹوں کی دیت اور مقام عیر سے فلاں مقام تک مدینہ کے حرم ہونے کا بیان ہے۔ یہاں جو کوئی ظلم کرے یا کوئی نئی بات کو جگہ دے تو اُس شخص پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کی عبادات منظور نہیں کی جاتیں۔۔۔ اور جو کوئی اپنے مالک اور آقا کی اجازت و مرضی کے خلاف کسی سے دوستی کرے تو ایسے شخص پر بھی لعنت ہوتی ہے۔۔۔ اور جو کوئی مسلمانوں کی بے عزتی کرے اس پر بھی اسی طرح لعنت ہوتی ہے"۔ راوی: ابراھیم تیمیؒ۔

حدیث ۲۹۵۶: خیبر والوں سے صلح کا زمانہ تھا۔ چناں چہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہ بن مسعودؓ دونوں خیبر کے لیے روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر دونوں کچھ وقت کے لیے جدا ہو گئے۔ لیکن کچھ عرصے بعد محیصہؓ کے سامنے عبداللہ بن سہلؓ کی لاش لائی گئی۔ انھوں نے انھیں وہیں ان کی تدفین کر دی۔ محیصہؓ مدینہ واپس آ گئے۔ عبداللہ بن سہلؓ کی شہادت کے بارے میں بات کرنے کی غرض سے عبدالرحمن بن سہلؓ اور محیصہؓ اپنے بھائی حویصہؓ کے ساتھ آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے۔ نبی کریمؐ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا تم قسم کھا کر قاتل کا نام بتا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہم تو قتل کے وقت وہاں تھے ہی نہیں، لہٰذا ہم قسم کس طرح کھا سکتے ہیں! اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ یہودی ۵۰ (جھوٹی) قسمیں کھا کر اپنے آپ کو بری کرالیں۔ آخر میں رسول مکرمؐ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی۔ راوی: سہل بن ابی حثمہؓ۔

حدیث ۲۹۵۷: ابوسفیان بن حربؓ کا بیان ہے کہ ہرقل بادشاہ نے انھیں اور شام آنے والے تجارتی وفد کے چند قریش کے لوگوں کو اپنے پاس طلب کیا تھا۔ یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جب آنحضرتؐ نے ابوسفیان کی مدد سے کفارانِ قریش کے ساتھ صلح کی تھی۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۲۹۵۸: ایک وقت ایسا آیا تھا کہ جب نبی کریمؐ پر کسی نے جادو کیا، کیوں کہ حضورؐ خیال کرتے تھے کہ میں نے یہ کام کیا ہے حالاں کہ آپؐ نے وہ کام کیا ہوا نہ ہوتا تھا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۹۵۹: ارشادِ نبویؐ ہے کہ قیامت آنے سے پہلے ۶ باتیں ظاہر ہوں گی۔ ۱) میری رحلت ۲) فتح بیت المقدس ۳) وبائی امراض ۴) سرمایہ کی کثرت ۵) فتنے اور ۶) مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان صلح۔ راوی: عوف بن مالکؓ۔

حدیث ۲۹۶۰: (حجۃ الوداع سے پہلے) حضرت ابوبکرؓ امیر حج تھے اور مجھے ان لوگوں کے ساتھ روانہ کیا گیا جو منٰی میں یہ اعلان کر رہے تھے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے۔ کوئی کعبہ کا طواف برہنہ حالت میں نہ کرے۔۔۔ اُس سال حضرت ابوبکرؓ نے مشرکوں کے ساتھ کیے گئے تمام عہد و پیمان توڑ ڈالے۔ چناں چہ حجۃ الوداع کے سال جس میں نبی معظمؐ نے حج کیا تھا کسی مشرک نے حج نہیں کیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۰)۔

حدیث ۲۹۶۱: (منافق کی علامتیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۹۷ اور ۲۵۰۴۔ راوی: مسروق عبداللہ بن عمروؓ۔

حدیث ۲۹۶۲: (حضرت علیؓ کا خطاب): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر دی گئی حدیث ۲۹۵۵۔(اس کے بعد اسی حدیث میں ابو ہریرہؓ کا بیان بھی ہے کہ)ایک وقت ایسا آئے گا کہ مسلمان معاشی بد حالی کا شکار ہو جائیں گے۔ حضورؐ نے اس کی یہ وجہ بتائی تھی کہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد وپیمان اور ضمانت کی بے حرمتی کی جائے گی۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ذمیوں (یعنی اسلامی ملک میں بسنے والے غیر مسلموں) کے دل سخت کر دے گا۔ اور یہ ذمی جزیہ دینے سے بالکل انکار کر دیں گے۔ راوی: ابراھیم تیمیؒ۔

حدیث ۲۹۶۳: جنگ صفین کا موقع تھا، اُس وقت سہل بن حنیفؓ نے کہا کہ جنگ حدیبیہ میں ہم لوگ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔ اگر اُس وقت بھی آپؐ ہمیں جنگ کا حکم دیتے تو ہم ضرور لڑتے۔۔۔اس پر حضرت عمرؓ نے حضورؐ سے سوال کیا کہ ہمارے شہید جنتی ہیں تو پھر ہم ان کافروں سے کیوں دبیں۔ اور قبل اس کے کہ اللہ ہمارا اور ان کا فیصلہ کرے ہم کیوں واپس ہو جائیں؟ رسالت مآبؐ نے فرمایا، "اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ مجھے کبھی رسوا و ذلیل نہیں کرے گا"۔۔۔جب سورۃ فتح نازل ہوئی تو حضورؐ نے پوری سورت حضرت عمرؓ کو پڑھ کر سنائی۔ اس پر انھوں نے سوال کیا کہ کیا صلح حدیبیہ ہماری فتح ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا، ہاں (بے شک یہ صلح، ہماری فتح ہے)۔ راوی: ابو وائلؒ۔

حدیث ۲۹۶۴: میری والدہ، میرے نانا کو لے کر میرے پاس آئیں۔ میری والدہ مشرک تھیں۔ میں نبی مکرمؐ کی خدمت میں پہنچی اور عرض کیا کہ میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ اسلام کی طرف راغب ہیں تو کیا میں ان سے کچھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا، "ان سے نیک سلوک کرو"۔ راوی: اسماءبنت ابو بکر صدیقؓ۔

حدیث ۲۹۶۵: (صلح حدیبیہ کے نتیجے میں اگلے سال مکہ مکرمہ میں صرف ۳روز قیام کی شرط): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۱۹، ۲۵۲۰۔ راوی: براء بن عازبؓ۔ (مزید دیکھیں حدیث ۲۵۲۱)۔

حدیث ۲۹۶۶: (مکہ مکرمہ میں دورانِ نماز، رسالت مآبؐ کے ساتھ قریش کے مشرکین کی ذلیل حرکت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۷ اور حدیث ۴۹۴۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث۲۹۶۷،۲۹۶۸: ارشادِ نبیؐ ہے کہ "قیامت کے دن ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا ہوگا"۔ عبداللہ بن مسعودؓ کا کہنا ہے کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا، جب کہ انسؓ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ جھنڈا اس غدار کی پہچان ہوگا یا بے وفائی کا نشان ہوگا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۲۹۶۹: (فتح مکہ کے دن آنحضرتؐ کے خطاب کی تین اہم باتیں۔ اب ہجرت ختم، جہاد شروع، اور مکہ کی حرمت): یہ مکرر حدیث ہے اور دو مختلف احادیث کا مجموعہ ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۶۵ اور حدیث ۲۵۹۶۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (مزید دیکھیں، حدیث ۱۰۵، ۱۱۳، ۱۹۹۹، ۱۴۹۲، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، اور حدیث ۲۷۶۱)۔

Siddiqui Publications